روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان C.P.L 61
بدھ 27 مارچ 2002ء 12 محرم 1423 ہجری - 27 امان 1381 ھش جلد 52-87 نمبر 68

عالم کی فضیلت

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے کسی معمولی آدمی پر ہے۔

(جامع ترمذی کتاب العلم باب فضل الفقه على العبادة حديث نمبر 2609)

صفت العزیز کے بیان والی آیات کا لطیف اور پرمعارف تذکرہ

سچا عالم وہی ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے

عالم کو خشیت الٰہی آنحضورؐ کی کامل اتباع اور محبت سے ملتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مارچ 2002ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 مارچ 2002ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفت العزیز کے بیان والی قرآنی آیات کی پرمعارف تشریح احادیث نبویہؐ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ بیت الفضل لندن سے براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے آغاز میں سورۃ فاطر کی آیت نمبر 29 تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے کہ اور اسی طرح لوگوں میں نیز زمین پر چلنے پھرنے والے جانداروں میں اور چوپایوں میں سے ایسے ہیں کہ ہر ایک کے رنگ جدا جدا ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں یقیناً اللہ کامل غلبہ والا اور بہت بخشنے والا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت ایک ادنیٰ شخص پر ہے۔ حضرت ابودرداءؓ کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص طلب علم کی خاطر سفر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ سے جو ڈرتا ہے حقیقی عالم وہی ہے اور سچا عالم وہی ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ سے وہ لوگ ڈرتے ہیں جو اس کے حسن و جمال کا علم رکھتے ہیں۔ اور عالم ربانی سے وہ مراد نہیں جو علم نحو و منطق جانتا ہو بلکہ وہ مراد ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اس کی زبان بےہودہ نہ چلے۔ اللہ کے بندے وہ ہیں جو حقیقی علم والے ہیں۔ اور جن میں خشیت الٰہی نہیں وہ عالم نہیں ہیں۔ سچا علم قرآن کریم سے ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور سچے ایمانی فلسفہ سے علم حقیقی حاصل ہوتا ہے اور یہ تب ملتا ہے جب انسان حق الیقین کے مقام کو حاصل کرلے اور جن کو یہ مقام مل جائے اس کے لئے معرفت اور بصیرت کی راہیں کھل جاتی ہیں جن لوگوں کو سچی بصیرت اور معرفت عطا کی جاتی ہے ان کو حدیث میں انبیاء بنی اسرائیل کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ انسان کو علم ہلاک نہیں کرتا بلکہ جہالت ہلاک کرتی ہے۔ جب عبودیت تامہ اور خشیت الٰہی پیدا ہو جائے تو وہ عالم کہلانے کا مستحق ہے اور یہ مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور محبت سے ملتا ہے۔

آخر پر حضور انور نے صفت العزیز کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات بیان فرمائے جن میں یہ الفاظ بھی تھے کہ میں اللہ کے ساتھ ہوں جو العزیز الاکبر ہے۔ میں تیرا ہوں اور تو میرا ہے۔ ایک عزت کا خطاب ’ایک عزت کا خطاب‘ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ آگ سے ہمیں مت ڈرا آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔

ولادت

محترم سید ابراہیم منیب صاحب ایبٹ آباد اور محترمہ صاحبزادی امتہ الرؤف صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 11 مارچ 2002ء بروز سوموار بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام ”حفصہ منیب“ عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ کی پوتی اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی نواسی ہے۔ احباب سے بچی کے نیک اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ماہر امراض قلب کی آمد

مریضوں کے ہجوم اور سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب انتظامیہ فضل عمر ہسپتال کی درخواست پر آئندہ سے ہر ماہ دو دن مریضوں کا معائنہ کیا کریں گے۔

ماہ اپریل 2002ء کا شیڈیول

مورخہ 6-4-02 بروز ہفتہ 5:00 تا 8:00 بجے شام

مورخہ 7-4-02 بروز اتوار 8:00 تا 2:00 بجے دوپہر

ضرورت منداحباب کسی میڈیکل ڈاکٹر سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ ECG وغیرہ کروا لیں اور پرچی روم سے معائنہ کی تاریخ اور نمبر حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت کوالیفائیڈ ہومیو ڈاکٹرز

فضل عمر ہومیو فری ڈسپنسری ربوہ اور بیرون ربوہ ہومیو ڈسپنسری کیلئے تجربہ کار اور کوالیفائیڈ‘ وقف کا جذبہ رکھنے والے ہومیو ڈاکٹرز سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اپنی درخواستیں صدر صاحب یا امیر صاحب کی تصدیق سے درج ذیل کوائف کے ساتھ۔ بنام ناظم ارشاد وقف جدید مورخہ 31 مارچ 2002ء تک ارسال فرمائیں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ عمر۔ تعلیم۔ تجربہ۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

بجلی بند رہے گی

مورخہ 28 مارچ اور 30 مارچ 2002ء کو ربوہ اور احمد نگر میں صبح 9 بجے تا دوپہر 2 بجے بجلی بند رہے گی۔ احباب نوٹ فرما لیں۔ (محکمہ واپڈا ربوہ)

خطبہ جمعہ

رزق کی تنگی سے پراگندہ دل ہونا متقی کا شیوہ نہیں

فلاح پا گیا وہ شخص جس نے اس حال میں فرمانبرداری اختیار کی جبکہ اس کا رزق صرف اس قدر ہو کہ جس میں بمشکل گزارہ ہوتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے قناعت بخشی ہو

(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی صفت رازقیت اور رزاقیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 11/ جنوری 2002 بمطابق 11/ صلح 1381 ھجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور نے فرمایا:

آج بھی خدا تعالیٰ کی صفات رزاق اور رازق کا مضمون جاری رہے گا اور ممکن ہے اگلے ایک دو خطبات میں بھی جاری رہے-

سب سے پہلی سورۃ البقرہ کی 213 ویں آیت ہے جس میں ذکر ملتا ہے کہ (-) جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے دنیا کی زندگی خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے- اور یہ ان لوگوں سے تمسخر کرتے ہیں جو ایمان لائے- اور وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا وہ قیامت کے دن ان سے بالا ہوں گے- اور اللہ جسے چاہے بغیر حساب کے رزق عطا کرتا ہے-

اس ضمن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: کافر جب کوئی اچھا کام کرتا ہے تو اسے اس کی جزا کے طور پر دنیا میں ہی کچھ دے دیا جاتا ہے مگر مومن کے نیک کام اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت کے دن کے لئے ذخیرہ کر دیتا ہے اور اس کی اطاعت کے بدلے اسے دنیا میں بھی رزق عطا کرتا ہے-

(مسلم کتاب صفة القيامة)

حضرت عائذؓ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے اس رزق میں سے کچھ ملے، بغیر اس کے کہ اس نے وہ مانگا ہو یا دل میں اس کی لالچ رکھی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اس کے ذریعہ اپنے رزق کو وسعت دے- اور اگر اسے اس چیز کی حاجت نہ ہو تو اسے کسی ایسے شخص کی طرف بھیج دے جو اس چیز کا اس شخص سے زیادہ حاجت مند ہو-

(مسند احمد بن حنبل - مسندالبصرين)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

”خدا رحیم ہے مگر وہ غنی اور بے نیاز بھی ہے- جب انسان اپنے ایمان کو استقامت کے ساتھ مدد نہ دے تو خدا (تعالیٰ) کی مدد بھی منقطع ہو جاتی ہے- بعض آدمی صرف اتنی سی بات سے دہریہ ہو جاتے ہیں کہ ان کا لڑکا مر گیا یا بیوی مر گئی یا رزق کی تنگی ہو گئی حالانکہ یہ ایک ابتلاء تھا جس میں پورا نکلتے تو انہیں اس سے بڑھ کر دیا جاتا اور رزق کی تنگی سے پراگندہ دل ہونا مومن کا کام، متقی کا شیوہ نہیں- یہ جو پراگندہ روزی ہیں پراگندہ دل کہتے ہیں، اس کے یہ معنے ہیں کہ جو پراگندہ دل ہو وہ پراگندہ روزی رہتا ہے- اول تو صادقوں کے سوانح دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے خود اپنے تئیں پراگندہ روزی بنالیا“- یعنی خود ہی بنالیا- ”دیکھو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجر تھے، بڑے معزز- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر سب کو دشمن بنالیا- کاروبار میں بھی فرق آ گیا- یہاں تک کہ اپنے شہر سے بھی نکلے- یہ بات خوب یاد رکھو کہ سچی تقویٰ ایسی چیز ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور کل پراگندگیوں سے نجات ملتی ہے-“

(بدر - جلد 7 نمبر 7 بتاریخ 20/ فروری 1908ء صفحہ 3)

اب سورۃ المائدہ کی آیت :115 (-) عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے اللہ ہمارے رب! ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دسترخوان اتار جو ہمارے اولین اور ہمارے آخرین کے لئے عید بن جائے اور تیری طرف سے ایک عظیم نشان کے طور پر ہو اور ہمیں رزق عطا کر اور تو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے-

حضرت سعدؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین ذکر وہ ہے جو پوشیدہ ہو اور بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کر جائے-

(مسند احمد بن حنبل مسند العشرة المبشرين)

تو وہ رزق بہتر ہے جو کسی نے اپنی محنت سے کمایا ہو اور اس کو دکھاوے کے طور پر ظاہر نہ کرتا ہو اور پھر وہ کفایت کر جائے-

مسند احمد بن حنبل کی روایت ہے حضرت عطاءؓ بن یسار سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ بن خطاب کی طرف کوئی چیز بطور عطیہ ارسال فرمائی تو حضرت عمرؓ نے وہ واپس بھجوا دی- اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسے کیوں واپس بھیجا؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپؐ نے ہی ہمیں یہ نہیں بتایا کہ تمہارے لئے یہ بہتر ہے کہ تم کسی سے کوئی چیز نہ لو- اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حکم تو (کسی سے کوئی چیز) مانگنے کے بارے میں تھا- مگر جو چیز مانگے بغیر کسی کو ملے تو وہ ایک رزق ہے جو اللہ تعالیٰ اسے دے رہا ہے- حضرت عمرؓ بن خطاب نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں کبھی کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں گا اور اگر بغیر مانگے کوئی چیز میرے پاس آئی تو ضرور قبول کرلوں گا-

(موطا امام مالك، كتاب الجامع)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:-

”(-) اس دعا کا اثر حواریوں کے لئے نہیں تھا اور نہ مائدہ کوئی ایسی چیز ہے کہ صرف حواری ہی اس سے مستفیض ہوں گے بلکہ عام رزق مراد ہے جیسے کہ آگے خود تشریح کی ہے (-) میرے نزدیک یہ دعا کی گئی اور یقیناً قبول ہوئی- دیکھتے نہیں عیسیٰؑ کے نام لیووں کے پاس کتنا رزق ہے، کتنی دولت ہے- یہاں تک کہ دن میں کئی بار لباس تبدیل کرتے اور نئے سے نئے کھانے کی وجہ سے گویا ہر روز ان کے ہاں عید ہوتی ہے- (-)

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان 19/ اگست 1909ء)

اب یہ سوچنے والی بات ہے کہ آج کل کی عیسائی دنیا کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا کہ کیوں ان پر اتنے رزق کی فراخی ہے حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہی تھی جو سورۃ مائدہ میں مذکور ہے جس کے نتیجہ میں ان کے آخرین کو بھی کثرت سے رزق عطا فرمایا گیا ہے-

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:-

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

"صحابہ کرام کے نمونے ایسے ہیں کہ کل انبیاء کی نظیر ہیں۔ خدا کو تو عمل ہی پسند ہیں"۔

یعنی صحابہ میں پرانے انبیاء کی شان ملتی ہے۔ ہر قسم کے نبیوں کے نمونہ پر کوئی نہ کوئی صحابی موجود ہے۔ "انہوں نے بکریوں کی طرح جان دے دی اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے نبوت کی ایک ہیکل آدم سے لے کر چلی آتی تھی اور سمجھ نہ آتی تھی مگر صحابہ کرام نے چمکا کر دکھلا دی اور بتلا دیا کہ صدق اور وفا اسے کہتے ہیں۔......قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ حواریوں کو عیسیٰ علیہ السلام کی صداقت پر شک تھا جبھی تو مائدہ مانگا اور کہا (-) تا کہ تیرا سچا اور جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول مائدہ سے پیشتر ان کی حالت نعلم کی نہ تھی۔ پھر جیسی بے آرامی کی زندگی انہوں نے بسر کی اس کی نظیر کہیں نہیں پائی جاتی۔ صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ قابل قدر اور قابل پیروی گروہ تھا۔ ان کے دل یقین سے بھر گئے ہوئے تھے۔ جب یقین ہوتا ہے تو آہستہ آہستہ اول مال وغیرہ دینے کو جی چاہتا ہے۔ پھر جب بڑھ جاتا ہے تو صاحب یقین خدا کی خاطر جان دینے کو تیار ہو جاتا ہے"۔

(البدر جلد 2 نمبر 5 بتاریخ 20/ فروری 1903ء صفحہ 35)

اب سورۃ انفال کی آیت 27: (-) اور یاد کرو جب تم بہت تھوڑے تھے (اور) زمین میں کمزور شمار کئے جاتے تھے (اور) ڈرا کرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں پناہ دی اور اپنی نصرت سے تمہاری تائید کی اور تمہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا تا کہ تم شکر گزار بنو۔

ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ فلاح پا گیا جس نے اس حال میں فرمانبرداری اختیار کی جبکہ اس کا رزق صرف اس قدر ہو کہ جس میں بمشکل گزارہ ہوتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے قناعت بخشی ہو۔

(ترمذی' کتاب الزھد)

اب یہ ہمارے تجربہ میں ہے کہ بہت سے احمدی بھی ایسے ہیں جو بہت ہی غربت میں گزارہ کرتے ہیں اور پھر بھی چندے ادا کرتے ہیں کیونکہ وہ قناعت کرنے والے ہیں اور تھوڑا سا رزق کمانے کے باوجود اس میں سے بچاتے ہیں۔ میرے اپنے تجربہ میں یہ بات آئی ہے ایک دفعہ سفر کے دوران ایک سٹیشن پر ہم اترے تو ایک بہت ہی غریب آدمی نے' جو ظاہر تھا کہ غریب آدمی ہے کچھ پیسے جمع کر کے چندہ کے طور پر دے دئے اور ایک بہت امیر آدمی کے ہاں دعوت تھی جس کا چندہ کچھ نہیں تھا۔ تو میں نے اس سے کہا کہ میں تمہارے ہاں روٹی نہیں کھاؤں گا میں اس غریب کے ہاں کھاؤں گا۔ کیونکہ اس نے اپنے پیسے میں سے خدا کی خاطر پیش کیا ہے تو جو بھی ہو غریبانہ لقمہ وہ میرے لئے بہتر ہے۔ یہ میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ حقیقت میں وہ لوگ رزق میں سے محنت کر کے کماتے ہیں اور بچت کر کے پھر چندے دے دیتے ہیں ان کے چندے تو ناقابل یقین حد تک زیادہ ہوتے ہیں۔ کہنے کو چند پیسے ہیں مگر ہوتے بہت زیادہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اپنی کتب میں چند آنے' پیسے دینے والوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اب جو اس کثرت سے لاکھوں کروڑوں مل رہے ہیں یہ انہی پیسوں کی برکت ہے اس لئے خواہ مخواہ اپنے دل میں متکبر نہیں ہونا چاہئے کہ ہمارے زمانہ میں اتنی رقم اور اتنے اموال قربان کئے جاتے ہیں۔ یہ سارے انہی پیسوں کی برکت ہے جو مسیح موعود کے زمانہ میں غرباء نے قربانی کے طور پر دیئے تھے۔

سورۃ ھود آیت نمبر 7: (-) اور زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا جاندار نہیں مگر اس کا رزق اللہ پر ہے وہ اس کا عارضی ٹھکانہ بھی جانتا ہے اور مستقل ٹھہرنے کی جگہ بھی' ہر چیز ایک کھلی کتاب میں ہے۔

پھر ہے (-) (العنکبوت: 61) اور کتنے ہی زمین پر چلنے والے جاندار ہیں جو اپنا رزق نہیں اٹھائے پھرتے۔ اللہ ہی ہے جو انہیں رزق عطا کرتا ہے اور تمہیں بھی اور وہ خوب سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

"ایک زمیندار اس نکتہ کو خوب سمجھتا ہے کہ غلہ کے حصول کے لئے زمین کی کاشت اور پھر اس میں تخم ریزی اور آب رسانی کی ضرورت ہے۔ اور وہ باوجود اللہ تعالیٰ کو خیر الرازقین جاننے اور (-) (کوئی جانور نہیں مگر کہ اس کا رزق اللہ کے ذمے ہے) پر ایمان لانے کے محنت کرتا اور ان اسباب سے کام لیتا ہے۔ ایک بیوقوف سے بیوقوف شخص بھی مانتا ہے کہ آنکھیں بند کر لیں تو زبان سے نہیں دیکھ سکتے اور مشک کا منہ اگر کھول دیں تو ضرور ہے کہ پانی سے خالی ہو جائے۔ غرض یہ تو سب جانتے ہیں کہ سلسلہ اسباب کا مسببات سے وابستہ ہے اور ہر ایک فعل کا ایک نتیجہ ہے اور خدا تعالیٰ کے قواعد وضوابط اٹل ہیں۔ مگر بڑے تعجب کی بات ہے کہ بایں ہمہ لوگ دین میں بداعمالی و نیک اعمالی کے نتائج سے غافل ہیں اور جنت کو بغیر کسی صالح عمل اور ایمان صحیح کے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ دین کے بارہ میں ان اللہ غفور رحیم (اللہ بخشنہار ہے) (-) (اللہ ہر چیز پر قادر ہے) پڑھنے میں بڑے دلیر ہیں۔ (تشحیذ الاذھان نمبر 2) یعنی اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے' وہ بخش دے گا تو بخش دے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول مزید فرماتے ہیں: "(-) ہجرت کرتے ہوئے یہ فکر کہ خرچ کا کیا حال ہوگا اس کے جواب میں فرماتا ہے مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہو"۔ ہجرت کرتے ہوئے یہ فکر کہ خرچ کیا ہوگا۔ اس میں مہاجرین بھی شامل ہیں جو ہمارے آج کل کے زمانہ کے ہیں وہ نیک دل مہاجرین بھی جو ہجرت کرتے ہیں اور توکل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود ہی خرچ کا انتظام فرما دے گا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہو۔ "دیکھو وہی جانور جو گھونسلے میں کچھ نہیں رکھتے وہ بھی آخر سفر کی مشقت اٹھاتے ہیں' کاوش کرتے ہیں' محنت سے ابتغاء فضل کرتے ہیں"۔

پھر ایک اور جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں: (-) مہاجرین کے رزق کا بھی اللہ متکفل ہے' جانور گھر سے کچھ ساتھ لے کر نہیں چلتے مگر محنت ضرور کرتے ہیں۔ پس مہاجرین کو ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنا جائز نہیں"۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں: "اگر خدا سے کوئی روٹی مانگے تو کیا نہ دے گا۔ اس کا وعدہ ہے (-) کتے بلی بھی تو اکثر پیٹ پالتے ہیں اور کیڑوں مکوڑوں کو بھی رزق ملتا ہے"۔

(البدر جلد 2 نمبر 4 بتاریخ 13 فروری 1903ء صفحہ 28)

آپ مزید فرماتے ہیں:۔

"زمین پر کوئی بھی ایسا چلنے والا نہیں جس کے رزق کا خدا آپ متکفل نہ ہو"۔

(ست بچن۔ صفحہ 85)

سورۃ ھود آیت 89: (-) اس نے کہا اے میری قوم! مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن حجت پر قائم ہوں اور وہ مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ رزق عطا کرتا ہے (پھر بھی کیا میں وہی کروں جو تم چاہتے ہو) جبکہ میں کوئی ارادہ نہیں رکھتا کہ جن باتوں سے تمہیں منع کرتا ہوں خود میں وہی کرنے لگ جاؤں۔ میں تو صرف حسب توفیق اصلاح چاہتا ہوں۔ اور اللہ کی تائید کے سوا مجھے کوئی مدد حاصل نہیں۔ اسی پر میں توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف جھکتا ہوں۔

ابو تمیم جیشانی روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم اللہ پر توکل کرو جیسا کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ ضرور تم کو ویسے ہی رزق عطا کرے گا جیسے پرندوں کو رزق عطا کرتا ہے۔ پرندے خالی پیٹ صبح جاتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر واپس آ جاتے ہیں۔

(ابن ماجہ کتاب الزھد)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول (رزقنی منہ) کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں بدمعاملگی نہیں کرتا'' - اپنے متعلق فرمارہے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے (-) مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے رزق عطا فرمایا ہے- ''میں بدمعاملگی نہیں کرتا یعنی دین میں دھوکہ نہیں کرتا پھر بھی مجھے خدا نے اپنی جانب سے بہت عمدہ رزق دے رکھا ہے- تم کیوں (ولا تنقصوا المکیال والمیزان) (ھود: 85) پر عمل نہیں کرتے - میری مثال سے ظاہر ہے کہ حصول رزق ماپ تول کی کمی پر موقوف نہیں''-

(حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 372-373)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس کو راضی کرنے کے لئے جو شخص ہر ایک بدی سے بچتا ہے اس کو متقی کہتے ہیں.......... اللہ تعالیٰ تو متقی کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ (-) یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لئے تقویٰ اختیار کرتا ہے تو ہر مشکل سے اللہ تعالیٰ اس کو رہائی دے دیتا ہے- لوگوں نے تقویٰ کے چھوڑنے کے لئے طرح طرح کے بہانے بنا رکھے ہیں- بعض کہتے ہیں کہ جھوٹ بولے بغیر ہمارے کاروبار نہیں چل سکتے اور دوسرے لوگوں پر الزام لگاتے ہیں کہ اگر سچ کہا جائے تو وہ لوگ ہم پر اعتبار نہیں کرتے - پھر بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ سود لینے کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہوسکتا - ایسے لوگ کیونکر متقی کہلا سکتے ہیں- خدا تعالیٰ تو وعدہ کرتا ہے کہ میں متقی کو ہر ایک مشکل سے نکالوں گا اور ایسے طور سے رزق دوں گا جو گمان اور وہم میں بھی نہ آسکے- اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: جو لوگ ہماری کتاب پر عمل کریں گے ان کو ہر طرف سے اوپر سے اور نیچے (سے) رزق دوں گا- پھر فرمایا ہے کہ (فی السماء رزقکم) جس کا مطلب یہی ہے کہ رزق تمہارا تمہاری اپنی محنتوں اور کوششوں اور منصوبوں سے وابستہ نہیں' وہ اس سے بالاتر ہے- یہ لوگ ان وعدوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے - جو شخص تقویٰ اختیار نہیں کرتا؟ وہ معاصی میں غرق رہتا ہے اور بہت ساری رکاوٹیں اس کی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں''-

(البدر جلد 3 نمبر 25 بتاریخ یکم جولائی 1904ء)

سورۃ ابراہیم آیت 33: (-) اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی اتارا' پھر اس کے ذریعہ کئی پھل نکالے (جو) تمہارے لئے رزق کے طور پر (ہیں) - اور تمہارے لئے کشتیاں مسخر کیں تاکہ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلیں- اور تمہارے لئے دریاؤں کو مسخر کر دیا-

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک روز' جبکہ آپؐ کا روئے مبارک (ملک) شام کی طرف تھا' یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: اے اللہ! ان کے دلوں کو (ہماری طرف) موڑ دے- پھر آپؐ نے عراق کی طرف رخ کیا اور ایسی ہی دعا کی- پھر آپؐ نے ہر افق کی طرف رخ کر کے یہی دعا مانگی اور فرمایا: (-) یعنی اے اللہ! ہمیں زمین کے ثمرات میں سے رزق عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے مُد اور صاع میں برکت ڈال دے-

(مسند احمد بن حنبل - باقی مسند المکثرین)

حضرت علامہ فخر الدین رازی سورۃ ابراہیم کی اس آیت میں سے (-) کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ ''اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پھلوں کو اس لئے نکالا ہے کہ وہ ہمارے لئے بطور رزق کے ہوں اور اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مکلف مخلوق کو خیر اور نفع پہنچانے کی غرض سے ان پھلوں کو پیدا کیا ہے کیونکہ احسان اسی وقت احسان بنتا ہے جب احسان کرنے والا احسان کئے جانے والے کو نفع پہنچانے کی غرض سے کوئی فعل کرتا ہے-

(تفسیر کبیر رازی)

اب روزانہ ہر احمدی غریب ہو یا امیر ہو کچھ نہ کچھ پھل اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق کے طور پر کھاتا ہے اور پھل کھاتے وقت سوچتا بھی نہیں کہ یہ پھل کس طرح پیدا کیا گیا' کس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے مٹی میں سے اگایا اور ایک ہی پانی سے وہ درخت پانی پلایا گیا اور پھر طرح طرح کے پھل اس میں لگتے ہیں تو یہ حیرت انگیز نظام ہے اگر اس پر غور کرو تو عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتنی شان ہے کس شان سے ہمیں رزق عطا فرمایا ہے' ہر پھل جو انسان استعمال کرتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے رزاق ہونے کا ایک عظیم الشان نشان ہے-

سورۃ النحل (-) (النحل: 72) - اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض دوسروں پر رزق میں فضیلت بخشی ہے- پس وہ لوگ جنہیں فضیلت دی گئی وہ کبھی اپنے رزق کو ان کی طرف جو ان کے ماتحت ہیں اس طرح لوٹانے والے نہیں کہ وہ اس میں ان کے برابر ہو جائیں- پھر کیا وہ (اس) حقیقت کے جاننے کے باوجود اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ **نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی کسی ایسے شخص کو دیکھے جسے جسمانی نشوونما اور رزق کے لحاظ سے اس پر فضیلت دی گئی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے سے کم حیثیت والے کی طرف (بھی) نظر کرے- ایسا کرنا اس بات کے زیادہ قرین قیاس ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ہونے والی نعماء کی ناقدری نہ کر بیٹھے-**

(ترمذی- کتاب اللباس)

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک بہت عظیم الشان اور عمدہ اصول بیان فرمایا ہے- ہر غریب اور کمزور آدمی سے غریب تر اور کمزور آدمی بھی کوئی نہ کوئی ہوگا بجائے اس کے کہ صرف اوپر کی طرف کو دیکھے کہ کون مجھ سے زیادہ اچھا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس کے دل میں حسد پیدا ہو وہ اگر اپنے سے کم تر کو دیکھے تو جذبہ شکر پیدا ہوگا کہ الحمدللہ میں اس سے ہر لحاظ سے بہتر ہوں-

سنن ابن ماجہ کتاب التجارۃ - حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **جنس کو بازار میں لانے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہوتا ہے-**

(سنن ابن ماجہ - کتاب التجارات)

اب یاد رکھیں کہ ذخیرہ اندوزی کر کے رزق کی قیمت بڑھانا بہت بڑا گناہ ہے اور کئی لالچی اور حریص لوگ اس غرض سے' سندھ میں میرا تجربہ ہے تھرپارکر کے علاقہ میں کہ' دانے زمین میں دفن کر دیا کرتے تھے کہ جب بہت مہنگے ہو جائیں گے تو پھر ہم ان کو سود پر دیں گے- اور جتنا وہ غریب ہندو سارا سال اس علاقہ میں کماتے تھے وہ ان پرانے دانوں کی نذر ہو جایا کرتا تھا اور سود پھر چڑھ جاتا تھا- تو یہ ذخیرہ اندوزی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے- جتنا رزق ہے اس کو بازار میں پھینک دو اور جو بھی قیمت ہے اس سے وصول کرو- جب مہنگائی ہوگی' رزق کم ہوگا تو خود بخود سب برابر کا Suffer کریں گے- اس لئے انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ رزق کو روک کر اس کی قیمت بڑھانا جائز نہیں-

حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عثمان بن عفان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **صبح کی نیند رزق سے محروم کر دیتی ہے-**

(مسند احمد بن حنبل - مسند العشرۃ المبشرین)

اب یہ بھی ایک بہت بڑی حکمت کی بات ہے کہ صبح جو دیر تک سوتے ہیں وہ رزق سے محروم ہو جاتے ہیں- اس لئے کہ صبح کے وقت جلدی اٹھنے کی عادت سے رزق میں بہت برکت پڑتی ہے- اب جب ہم صبح سیر پہ جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ کوڑا اٹھانے والے لوگ بھی اٹھ کر صبح صبح محنت کر رہے ہوتے ہیں- اگر یہ لوگ نہ ہوں تو ہمارے گھر کوڑا کرکٹ سے بھر جائیں- تو اللہ تعالیٰ کا احسان ایسا ہے جو ہر حال میں ہم پر نازل ہو رہا ہے اور ہم اس پر غور نہیں کرتے - پس غور اور فکر کیا کرو کہ خدا تعالیٰ نے یہ کتنا کاروبار جاری فرمایا ہے جس کے نتیجہ میں ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی مشکل سے رہائی ملی ہوئی ہے-

اب حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے رزق کیسے عطا کیا اس کی چند مثالیں آپ کے

سامنے رکھتا ہوں‘ اور ایسا رزق عطا فرمایا جس سے پہلے بطور الہام بھی اطلاع کر دی گئی تھی۔

9رمئی 1884ء کو نواب علی محمد خان صاحب آف جھجر کے نام حضرت مسیح موعود نے اپنے مکتوب میں تحریر فرمایا:-

’’حضرت خداوند کریم کی قبولیت کی ایک یہ نشانی ہے کہ بعض اوقات آپ کی توجہات کی مجھ کو وہ خبر دیتا رہا ہے اور پرسوں کے دن بھی ایک عجیب بات ہوئی کہ ابھی آں مخدوم کا منی آرڈر نہیں پہنچا تھا اور نہ خط پہنچا تھا کہ ایک منی آرڈر آپ کی طرف سے برنگ زرد مجھ کو حالت کشفی میں دکھلایا گیا۔ اور پھر آں مخدوم کے خط سے اس عاجز کو بذریعہ الہام اطلاع دی گئی اور آپ کے مافی الضمیر سے اور خط کے مضمون سے مطلع کیا گیا۔ اس میں بہ پیرایہ الہامی عبارت بطور حکایت آں مخدوم کی طرف سے یہ بھی فقرہ تھا: میرے خیال میں یہ آپ کی توجہ کا اثر ہے۔ چنانچہ یہ خط کا مضمون اور مافی الضمیر کا منشاء تین ہندوؤں اور بہت سے مسلمانوں کو بھی بتلایا گیا۔ ازاں بعد آں مخدوم کا منی آرڈر اور خط بھی آ گیا۔‘‘

(الحکم جلد 3 نمبر 34 بتاریخ 23/ ستمبر 1899ء)

حضرت مسیح موعود کو جو رزق دیا جاتا تھا اللہ تعالیٰ پہلے اس سے مطلع کر دیا کرتا تھا۔ یہ روزمرہ کا کام تھا اور صاف ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک طرح کا رزق اللہ ہی سے ملتا ہے مگر خصوصی طور پر حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق عطا کرنے کا انتظام ہوتا تھا۔

’’بتاریخ 6رستمبر 1883ء روز پنجشنبہ: خداوند کریم نے عین ضرورت کے وقت میں اس عاجز کی تسلی کے لئے اپنے کلام مبارک کے ذریعہ سے یہ بشارت دی کہ بست و یک روپیہ آنے والے ہیں۔ چونکہ اس بشارت میں ایک عجیب بات یہ تھی کہ آنے والے روپیہ کی تعداد سے اطلاع دی گئی اور کسی خاص تعداد سے مطلع کرنا ذات غیب دان کا خاصہ ہے کسی اور کا کام نہیں ہے۔ دوسری عجیب بر عجیب یہ بات تھی کہ یہ تعداد غیر معہود طرز پر تھی کیونکہ قیمت مقررہ کتاب سے اس تعداد کو کچھ تعلق نہیں۔‘‘ یعنی حضرت مسیح موعود کی ایک کتاب کی قیمت جو تھی اس کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے یہ اس کے علاوہ تھا۔ ’’پس انہیں عجائبات کی وجہ سے یہ الہام قبل از وقوع بعض آریوں کو بتلایا گیا۔ پھر 10رستمبر 1883ء کو تاکیدی طور پر سہ بارہ الہام ہوا کہ بست و یک روپیہ آئے ہیں۔ جس الہام سے سمجھا گیا کہ آج اس پیشگوئی کا ظہور ہو جائے گا۔ چنانچہ ابھی الہام پر شاید تین منٹ سے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہوگا کہ ایک شخص وزیر سنگھ نامی بیمار دار آیا اور اس نے آتے ہی ایک روپیہ نذر کیا۔ ہر چند علاج معالجہ اس عاجز کا پیشہ نہیں اور اگر اتفاقاً کوئی بیمار آ جاوے تو اگر اس کی دوا یاد ہو تو محض ثواب کی غرض سے للّٰہ فی اللہ دی جاتی ہے لیکن وہ روپیہ اس سے لیا گیا۔ کیونکہ فی الفور خیال آیا کہ یہ اس پیشگوئی کی ایک جز ہے‘‘۔ یعنی اکیس میں سے ایک۔

’’پھر بعد اس کے ڈاکخانہ میں ایک اپنا معتبر بھیجا گیا اس خیال سے کہ شاید دوسری جز بذریعہ ڈاکخانہ پوری ہو۔ ڈاکخانہ سے ڈاک منشی نے جو ایک ہندو ہے‘ جواب میں یہ کہا کہ میرے پاس صرف ایک منی آرڈر پانچ روپیہ کا جس کے ساتھ ایک کارڈ بھی نتھی ہے‘ ڈیرہ غازی خان سے آیا ہے‘ سو ابھی تک میرے پاس روپیہ موجود نہیں‘ جب آئے گا تو دوں گا۔ اس خبر کے سننے سے سخت حیرانی ہوئی اور وہ اضطراب پیش آیا جو بیان نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ یہ عاجز اسی تردد میں سر بزانو تھا اور اس تصور میں تھا کہ پانچ اور ایک مل کر چھ ہوئے۔ اب اکیس کیونکر ہوں گے۔ یاالٰہی یہ کیا ہوا۔ سو اسی استغراق میں تھا کہ یکدفعہ یہ الہام ہوا: بست و یک آئے ہیں‘ اس میں شک نہیں۔ اس الہام پر دو پہر نہیں گزرے ہوں گے کہ اسی روز ایک آریہ کہ جو ڈاک منشی کے پہلے بیان کی خبر سن چکا تھا‘ ڈاکخانہ میں گیا اور اس کو ڈاک منشی نے کسی بات کی تقریب سے خبر دی کہ دراصل بست روپیہ آئے ہیں اور پہلے یونہی منہ سے نکل گیا تھا جو میں نے پانچ روپیہ کہہ دیا۔ چنانچہ وہی آریہ بیس روپیہ معہ ایک کارڈ کے جو منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کی طرف سے تھا‘ لے آیا۔ اور معلوم ہوا کہ وہ کارڈ بھی منی آرڈر کے کاغذ سے نتھی نہ تھا اور نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ روپیہ آیا ہوا تھا۔ اور نیز منشی الٰہی بخش صاحب کی تحریر سے جو بحوالہ ڈاکخانہ کے رسید کی تھی‘ یہ بھی معلوم ہوا کہ منی آرڈر 6رستمبر 1883ء کو یعنی اسی روز جب الہام ہوا‘ قادیان پہنچ گیا تھا۔ پس ڈاک منشی کا سارا املاء انشاء غلط نکلا اور حضرت عالم الغیب کا سارا بیان صحیح ثابت ہوا۔ پس اس مبارک دن کی یادداشت کے لئے ایک روپیہ کی شیرینی لے کر بعض آریوں کو بھی دی گئی۔

(براهین احمدیہ - روحانی خزائن جلد اول صفحہ 624تا 626)

4رنومبر 1898ء کو حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے نام اپنے مکتوب میں حضرت اقدس مسیح موعود نے تحریر فرمایا:-

’’آج 4رنومبر 1898ء میں خواب میں مجھ کو دکھلایا گیا کہ ایک شخص روپیہ بھیجتا ہے۔ میں بہت خوش ہوا اور یقین رکھتا تھا کہ آج روپیہ پچاس آئے گا۔ چنانچہ آج ہی 4رنومبر 1898ء کو آپ کا روپیہ پچاس آ گیا۔ فالحمد للہ وجزاکم اللہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ روپیہ بھیجنا درگاہ الٰہی میں قبول ہے۔‘‘ (از مکتوبات بنام ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب)

27رجولائی 1903ء:-

’’خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک شخص گویا چراغ یا فجا گورداسپور سے آیا ہے اور اس کے پاس کچھ روپے اور کچھ پیسے ہیں۔ اور کہتا ہے کہ یہ بقیہ چندہ گورداسپور سے لایا ہوں۔ میں نے ایک برتن میں وہ روپے پیسے جمع کرا دیئے تو معلوم ہوا کہ بہت سے پیسے ہیں۔ میں نے چاہا کہ یہ چندہ کا روپیہ ہے‘ اس کو گن لیں۔ جب میں گننے لگا تو وہ تمام پیسے کشمش کی شکل پر ہو گئے ہیں۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود - صفحہ 13)

(-) حضرت مسیح موعود کا الہام ہے 30راپریل 1904ء کا۔ ترجمہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے یہ ہے: تمہیں ہر قسم کی نعمتیں دی گئی تھیں۔ اوپر سے بھی رزق ملے گا اور تمہارے پاؤں کے نیچے سے بھی۔

اب آج کے مختصر خطبہ میں یہی مضمون ہے اور ابھی یہ رازق اور رزاق کا مضمون آئندہ بھی جاری رہے گا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ایک خطبہ میں یا دوسرے خطبہ میں یہ مضمون ختم ہو۔

پس ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حسب حال بہت رزق عطا فرمائے اور ایسی طرح رزق عطا فرمائے جو اس کا وہم و گمان بھی نہ ہو کیونکہ رزق کی تنگی کے خطوط بہت آتے ہیں اور میں تو سوائے عاجزی سے دعا کرنے کے اور کچھ بھی چارہ نہیں رکھتا‘ تکلیف ہوتی ہے بعض لوگوں کی غربت پر‘ جہاں تک توفیق ملے ان کی غربت دور کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے مگر غربت بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہے اور ناممکن ہے کہ ہم باوجود خواہش کے سب غربت کو دور کر سکیں۔ پس دعا کریں اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کی اور غیر احمدیوں کی بھی غربت دور فرمائے اور جماعت کو توفیق عطا فرمائے کہ غربت کے خلاف ایک عالمی جہاد کرے۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 فروری 2002ء)

بقیہ صفحہ 6

مدوجزر پیدا ہوتے ہیں اسی طرح چاند کے گردش کرنے کے نتیجہ میں ایک قمری مہینہ میں دو بار بہت بڑے بڑے (Spring Tide) اور دو بار بہت چھوٹے (Neap Tide) مد بھی پیدا ہوتے ہیں۔ چاند کی پہلی اور چودھویں تاریخ کو چاند سورج اور زمین ایک سیدھ میں آ جاتے ہیں جس سے چاند اور سورج کی دونوں کششیں مل کر عام مد سے تقریباً ڈیڑھ گنا بڑا مد پیدا کرتی ہیں جب کہ ساتویں اور اکیسویں تاریخوں کو چاند اور سورج کے ایک دوسرے سے مخالف سمت میں 90 ڈگری پر ہونے کی وجہ سے بہت کم مد پیدا ہوتا ہے۔ جو عام مد سے بھی چھوٹا ہوتا ہے۔

مدوجزر کے فوائد

یوں تو پانی کے چھوٹے بڑے ہر ذخیرے میں چاہے وہ سمندر ہو دریا یا جھیل ہو یا کوئی جوہڑ۔ مدوجزر پیدا ہوتا ہے۔ لیکن وہ پانی کی ضخامت کے اعتبار سے اتنا معمولی ہوتا ہے کہ محسوس نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ہوا کی لہروں میں بھی یہ مدوجزر پیدا ہوتا ہے لیکن حساس ترین سائنسی آلہ کے بغیر اسے محسوس نہیں کیا جا سکتا۔ سمندری مدوجزر پانی کو صاف اور تازہ رکھنے کا زبردست کام کرتا ہے۔ پھر کم گہری بندرگاہوں میں مد کے وقت بڑے بڑے جہاز اندر آ سکتے ہیں۔ جہازوں کے کپتان ساحل سمندر پر لگے ہوئے مدوجزر کے ٹائم ٹیبل کے مطابق اسی طرح۔ جہازوں کو اندر لانے اور باہر لے جانے کا کام کرتے ہیں جس طرح ریلوے سٹیشن پر گاڑیاں آتی جاتی ہیں۔ بڑی بڑی آبی شاہراہیں جو سمندر سے ملی ہوتی ہیں اور دریاؤں کے دہانے وغیرہ کو سمندر کا مد کے وقت چڑھنے والا پانی صاف کرتا رہتا ہے جزر کے وقت واپس جانے والا پانی کوڑا کرکٹ بہا کر لے جاتا ہے جو وہاں سمندر کی تہہ میں بیٹھ جاتا ہے۔ سمندر کے کنارے نہاتے وقت اس بات کا خصوصی خیال رکھنا چاہئے کہ مد کے وقت نہانا زیادہ محفوظ ہے کیونکہ پانی انسان کو باہر کی طرف دھکیلتا ہے جب کہ جزر کے وقت پانی چپکے چپکے انسان کو دور گہرے سمندر میں لے جاتا ہے اور اس وقت احساس ہوتا ہے جب بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

سمندروں کا مدوجزر

اس کائنات میں بے حد وحساب مظاہر فطرت ہیں۔ کوئی اپنی وسعت کے اعتبار سے اور کوئی انتہائی چھوٹا ہونے کے لحاظ سے ہماری عقل کو حیران وششدر کر دیتا ہے۔ ہمارے سورج سے لاکھوں گنا بڑا اور لاکھوں گنا زیادہ طاقتور سورج بھی ایک اکائی ہے اور ایٹم کے مرکز کے گرد گھومنے والا الیکٹران بھی ایک اکائی ہے جو کسی چھوٹی سے چھوٹی سوئی کی نوک پر رکھے جا سکنے والے ہزاروں ایٹموں میں سے ایک ایٹم کی جسامت کا ہزارواں حصہ ہے۔ جس طرح بڑے سے بڑے سورج کے اندر ازلی قوانین قدرت اس کو توانائی پہنچا رہے اور قائم ودائم رکھے ہوئے ہیں اسی طرح ایٹم کے اندر کا الیکٹران اپنی مسلسل حرکت اور پروٹان کے مخالف چارج کی وجہ سے اپنے اندر توانائی کے لامتناہی خزانہ کا وہی قانون چھپائے ہوئے ہے جو سورج کے اندر عمل پیرا ہے۔ اور یہ کوئی حساب کتاب یا فلسفہ کے دلائل کی خالی تھیوری نہیں ہے۔ بلکہ باقاعدہ الیکٹران خوردبین کے ذریعہ ایٹم کے اندر کے مرکزے اور الیکٹران کی گردش کی دنیا کا عملی مشاہدہ کر کے معلوم کئے گئے حقائق ہیں۔ اتنے طاقتور قوانین قدرت اربہا ارب نوری سالوں کے فاصلوں کے اندر پھیلے ہوئے اجرام فلکی کو باہمی کشش ثقل کے غیر مبدل ازلی قانون کے تحت نہ صرف قائم ودائم رکھے ہوئے اور نہ ختم ہونے والے توانائی کے خزانہ سے مالا مال کئے ہوئے ہیں بلکہ ان سب سیاروں، ستاروں اور کہکشاؤں کو ایک مرکز کے گرد لڑی میں پرو کر خالق حقیقی کی وحدانیت کا عملی ثبوت بھی اظہر من الشمس کئے ہوئے ہیں۔

نیچریوں کا یہ کہنا کہ کائنات کی ہر چیز خود بخود اتفاقی حادثہ کے طور پر وقوع پذیر ہوگئی ہے اور اسے بالارادہ تخلیق کرنے والی کوئی ہستی موجود نہیں ہے اس وقت اتنا کھوکھلا اور مضحکہ خیز ہو جاتا ہے جب ہم ان پیچیدہ قوانین قدرت کا مشاہدہ کرتے ہیں جو ان گنت مظاہر قدرت کے اندر نہ صرف ہر ایک اکائی کے بقا کے لئے ناگزیر ہیں بلکہ ان مظاہر کا ایک دوسرے کے ساتھ ربط اور باہمی بقا کا رشتہ بھی ان قوانین قدرت پر منحصر ہے۔ نباتات اور حیوانات کے بقائے باہمی کے رشتہ کی تفاصیل بہت لمبی اور گہری ہیں جن کا یہ مضمون متحمل نہیں ہوسکتا ہم سب جانتے ہیں کہ جس طرح حیوانات، نباتات کو اپنی خوراک بنا کر زندہ رہتے ہیں اسی طرح نباتات ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ جا سکنے کی کمزوری کے باعث اپنے بیجوں کے ادھر ادھر پھیلنے اور اس طرح اپنی نسل کی بقا کے لئے حیوانات کے محتاج ہیں۔ بجلی کی رو کے موثر ہونے کے لئے مثبت اور منفی تار اسی طرح ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں جس طرح بندوق اور گولی یا کار اور ایندھن۔ اگر رائفل یا میزائل اتفاقی حادثہ کے نتیجہ میں بالفرض خود بخود معرض وجود میں آ بھی جائے تو جب تک اس میں گولی اور ایندھن نہ ڈالا جائے وہ بیکار ہیں بالارادہ طور پر کسی مشین کو اس کے تمام پیچیدہ کل پرزوں سمیت بنانا اور پھر اس کو توانائی فراہم کرنے کا سامان پیدا کرنا باہم لازم وملزوم ہیں۔ کسی ایک کے بارے میں اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ وہ اتفاقی حادثہ کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہو گیا تھا تو دونوں کا آپس میں مل کر دونوں کے علیحدہ علیحدہ مقاصد کی تکمیل کرنے کا عمل تو کسی تیسری ہستی کا متقاضی ہے نا جو ان دونوں کو خاص طریقہ سے مناسب حدود میں رکھ کر آپس میں ملائے اور حسب ضرورت مناسب رد وبدل اور کمی بیشی کر کے ان دونوں کو قائم ودائم رکھے۔ یہی وہ ہستی ہے جو جس طرح زندگی کے بقا کے لئے حی وقیوم ہے اسی طرح اس کی جزئیات کیلئے خالق کل بھی ہے۔

سمندری پانی تازہ کیوں ہے

ہم جانتے ہیں چلتا ہوا پانی صاف اور تازہ ہوتا ہے جب کہ کسی جوہڑ میں پڑا ہوا پانی ایک ہی جگہ کھڑا رہنے کی وجہ سے بدبودار اور بدذائقہ ہو جاتا ہے۔ دریاؤں، نہروں وغیرہ کا پانی چونکہ سینکڑوں ہزاروں میل کی لمبائی میں نشیب کی طرف چلتا رہتا ہے اس لئے اس کا تازہ رہنا ظاہر وباہر ہے لیکن سمندروں میں تو کوئی نشیب وفراز نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے پانی ایک طرف سے دوسری طرف کو چلتا رہے۔ وہ تو ایک بہت بڑے جوہڑ کی صورت میں ہے۔ جس کا پانی ایک ہی جگہ موجود رہتا ہے۔ پھر یہ پانی کیوں ہمیشہ تازہ رہتا ہے اور اس میں بدبو پیدا نہیں ہوتی؟ سمندری پانی کا نمکین ہونا بالکل علیحدہ بات ہے وہ تو اس میں لمبے عرصہ تک حل ہونے والے زمینی نمکیات کی وجہ سے ہے۔ لیکن ویسے یہ بالکل صاف اور تروتازہ ہوتا ہے۔ اس پانی کا ہمیشہ صاف رہنا بھی خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کے احسن الخالقین ہونے کا ایک زندہ ثبوت ہے اگر سمندر بالفرض خود بخود معرض وجود میں آ گئے تھے تو ان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تروتازہ رکھنے اور زمین پر موجود ہر قسم کی حیواناتی اور نباتاتی زندگی کی بقا کے لئے قابل استعمال رکھنے کے قوانین قدرت اور عوامل کس نے پیدا کر دیئے؟ یہ سوال ایسا ہی ہے جیسے کہا جائے کہ سنکونا درخت اگر فرض کر لیا جائے کہ خود بخود پیدا ہو گیا تو اس کی چھال میں یہ تاثیر کس نے رکھ دی کہ اس کو کھانے سے ملیریا کے موذی مرض کا قلع قمع ہو جائے؟ اور پھر انسان کو یہ عقل اور سمجھ کس نے دے دی کہ وہ اس درخت کی اس شفا بخش تاثیر کا علم حاصل کر کے اسے استعمال کرے۔ یہی بات تمام جڑی بوٹیوں کی دوائیہ تاثیرات کے بارے میں کہی جا سکتی ہے۔ ایسا ہی اگر فرض کر لیا جائے کہ زمین اور سورج خود بخود اتفاقیہ طور پر پیدا ہو گئے تھے اور زمین نے اتفاقیہ طور پر ہی سورج کے گرد گردش کرنا شروع کر دیا تھا تو زمین کو سورج کے مقابل سیدھا واقع ہونے کی بجائے 5 درجہ ڈگری پر کس نے ترچھا قائم کر دیا جس کے نتیجہ میں زمین پر چار موسم سرما، گرما، خزاں اور بہار پیدا ہوئے جن کی بدولت ان گنت قسم کی سبزیاں، پھل اور نباتات پیدا ہوئیں اور ہر قسم کی زندگی کی بقا کا سامان ہوا۔ اسی طرح سورج کی جلا دینے والی حرارت اور خلا کی یخ بستہ کر دینے والی سردی کے عین وسط میں واقع معتدل پٹی میں زمین کو کس نے رکھ دیا؟ اس کائنات کے جس کونے میں بھی نظر دوڑائیں ہر جگہ خدائے خالق ومالک کی ہستی کے ثبوت جا بجا بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ انہی قوانین قدرت میں سے ایک نہایت دلچسپ اور انوکھا قانون وہ ہے جو سمندروں میں مدوجزر پیدا کرتا ہے۔ جس کی بدولت سمندروں کا پانی ہمیشہ صاف اور تروتازہ رہتا ہے۔ زمین کا تین چوتھائی سے زیادہ حصہ سمندروں سے ڈھکا ہوا ہے اگر بفرض محال یہ پانی ایک جگہ کھڑا رہنے کی وجہ سے کسی جوہڑ کی طرح باسی اور بدبودار ہو جاتا تو زمین پر زندگی محال ہو جاتی اور زندگی کی بے شمار انواع واقسام مختلف بیماریوں کا شکار ہو کر نیست ونابود ہو جاتیں۔ سمندری پانی کے تروتازہ رہنے کی وجہ اس کا وہ تلاطم ہے جو چوبیس گھنٹے اس میں برپا رہتا ہے جس کی وجہ سے پانی ایک جگہ ساکن نہیں رہتا بلکہ کسی دریا کے پانی سے زیادہ تیزی اور شدت سے ادھر ادھر رواں دواں رہتا ہے۔ آپ سمندر کے کنارے کھڑے ہو جائیں تو اس کی لہروں کے ساحل پر موجود چٹانوں پر سر پٹخنے کے شور کی وجہ سے کانوں پڑی آواز سنائی نہیں دیتی اور اگر چٹانوں کی بجائے زمین ہموار ہو اور آپ کسی جگہ پانی سے دور کھڑے ہیں تو آناً فاناً بڑی سی لہر آئے گی اور آپ کو گھٹنوں تک بھگو کر آگے نکل جائے گی اور اس کے واپس مڑنے کے فوراً بعد دوسری لہر آنے کو تیار ہوگی اور یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ پانی کی یہ عام لہریں ہوا کے دباؤ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ جب کبھی تیز طوفان کے نتیجہ میں ہوا کا دباؤ بہت بڑھ جائے تو چالیس پچاس فٹ اونچی لہریں پیدا ہو کر بیس بیس میل دور تک کے ساحلی علاقہ کو اپنی لپیٹ میں لے کر تباہی وبربادی پیدا کر دیتی ہیں یہ تو کبھی کبھار پیدا ہونے والے مظاہر قدرت ہیں۔ لیکن قدرت کا ایک ایسا بھی دلچسپ اور خوبصورت قانون ہے جو گھڑی کی سوئیوں جیسی باقاعدگی سے ہمیشہ ہمیش صبح وشام سرگرم عمل رہتا ہے سمندر کے تلاطم اور اس کے پانی کی تروتازگی کا بہت حد تک ضامن یہی قانون ہے جسے مدوجزر کہا جاتا ہے۔

مدوجزر اور چاند

اس کائنات کے سب سے بڑے قانون کہ ہر چھوٹی چیز اپنے سے قریب ترین بڑی چیز کے گرد گردش کرتی ہے کے تابع جس طرح زمین 1/4-365 دن میں سورج کے گرد اپنی گردش۔ (ایک سال) مکمل کرتی ہے۔ اسی طرح چاند زمین کے گرد اپنی گردش ایک قمری مہینہ یعنی 1/2-29 دن میں مکمل کرتا ہے۔ لیکن جس طرح زمین سورج کے بالمقابل 5 ڈگری پہ جھکی ہوئی واقع ہے۔ اسی طرح چاند زمین کے گرد 12 ڈگری پر گردش کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر روز چاند پہلے دن کی نسبت 50 منٹ کی تاخیر سے طلوع ہوتا ہے۔ چاند کی زمین کے گرد گردش اور زمین کی محوری گردش کے نتیجہ میں ایسا ہوتا ہے کہ چاند کی پہلی اور چودھویں تاریخوں کو چاند زمین اور سورج ایک سیدھ میں ہوتے ہیں۔ جب کہ چاند کی ساتویں اور اکیسویں تاریخوں کو چاند اور سورج زمین کے بالمقابل 90 درجہ کے زاویہ پر واقع ہوتے ہیں۔ اب تمام اجرام فلکی کا کشش ثقل کا قانون جس کے تحت چھوٹے سیارے بڑے بڑے ستاروں کے گرد گردش کرتے ہیں اور اس طرح زمین یا کسی اور سیارے یا ستارے سے اوپر پھینکی ہوئی چیز واپس زمین پر آ گرتی ہے۔ زمین پر سورج کی کشش اور چاند کی کشش کی صورت میں کام کر رہا ہے۔ اس کشش کے تحت سمندروں کا پانی پھیل کر کناروں سے باہر کی طرف آتا ہے سورج چاند کی نسبت جسامت کے لحاظ سے 2 کروڑ ستر لاکھ گنا بڑا ہے تو اس طرح سمندروں میں مدوجزر پیدا کرنے کی طاقت بھی سورج کی چاند کی نسبت اتنی ہی زیادہ ہونی چاہئے۔ لیکن نہیں۔ سورج چاند کے مقابلہ میں زمین سے 390 گنا زیادہ دور بھی تو ہے۔ تو اس طرح سورج کے چاند سے حجم میں بڑا ہونے لیکن زیادہ دوری پر واقع ہونے کے تناسب سے سورج کی سمندروں میں مدوجزر پیدا کرنے کی طاقت چاند کی طاقت کا 46 فیصد ہے یعنی تقریباً آدھی۔ گویا کہا جاسکتا ہے کہ مدوجزر پیدا کرنے کی بنیادی وجہ چاند کی کشش ہے۔ چاند ہمیں زمین کی گردش کی وجہ سے ہر روز چوبیس گھنٹہ پچاس منٹ کے بعد نظر آتا ہے۔ اس وقت کو اگر شمال جنوب اور مشرق مغرب کی چار سمتوں میں تقسیم کیا جائے تو 6 گھنٹہ 1/2-12 منٹ چاند کا زمین کی ایک طرف نظر آنے کا وقت ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں چاند کی کشش اگر مشرق میں سمندر کے پانی پر اثر ڈال کر اس میں مد کی کیفیت پیدا کر رہی ہے تو اسی وقت مغرب کی طرف بھی چاند کی اسی کشش کے زمین کے خشک حصہ کو اپنی طرف کھینچنے کی وجہ سے پانی مخالف سمت میں باہر کو پھیل کر مد کی کیفیت پیدا کر رہا ہے۔ تو اس مشرق اور مغرب دونوں طرف پانی میں مد ہوگا اور اس کے برعکس شمال اور جنوب کی طرف جزر ہوگا اور اگلے 6 گھنٹہ 1/2-12 منٹ بعد رفتہ رفتہ شمال اور جنوب کے حصے مشرق اور مغرب کی طرف آ جانے سے وہاں مد پیدا ہو جائے گا۔ اور دوسرے حصوں میں جزر۔ تو اس طرح ہر 6 گھنٹہ اور 1/2-12 منٹ کے وقفہ سے تمام روئے زمین کے سمندروں میں ہر جگہ پانی پھیل کر کناروں سے باہر کی طرف مد کی صورت میں بڑھتا رہتا اور اگلے 6 گھنٹہ 1/2-12 منٹ میں جزر کی صورت میں واپس چلا جاتا ہے۔ مد کے وقت بعض جگہ ساحل سمندر پر پانی 50 فٹ تک زیادہ گہرا ہو جاتا ہے۔ اور بیس بیس میل تک کا ساحلی علاقہ زیر آب آ جاتا ہے۔ جس طرح زمین کی گردش کے نتیجہ میں دن میں چار بار

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

مکرمہ صادقہ نور صاحبہ بنت مکرم نور الٰہی بشیر صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم اشفاق احمد مانگٹ صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالستار مانگٹ صاحب 69-شکور پارک ربوہ بعوض ایک لاکھ بیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 8 مارچ 2002ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے پڑھا۔ مورخہ 10 مارچ 2002ء کو 5 بجے بعد نماز عصر تقریب رخصتانہ احاطہ دفاتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں منعقد ہوئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ عزیزہ صادقہ نور صاحبہ محترم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب مربی سلسلہ کی پوتی اور مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب چیمہ مرحوم (قانونگو) رفیق حضرت مسیح موعودؑ آف تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ کی پڑپوتی ہے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے جماعت اور جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

محترم میجر عبدالحمید شرما صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کی نواسی مکرمہ فہمیدہ کوثر صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ و زعیم اعلیٰ انصار اللہ ڈرگ روڈ کراچی کا نکاح ہمراہ مکرم خواجہ فرید کمال صاحب ابن محترم خواجہ منیر احمد صاحب مرحوم آف جرمنی بعوض حق مہر -/1500 ڈچ مارک مورخہ 16 مارچ 2002ء کو بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھا۔ مکرم خواجہ فرید کمال صاحب محترم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل کے پوتے اور محترم کیپٹن ملک خادم حسین صاحب مرحوم اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نواسے ہیں۔ محترمہ فہمیدہ کوثر صاحبہ حضرت منشی عبدالرحیم شرما صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی پڑنواسی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

مکرم شیخ عبدالعلی ولد مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ کنری کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ سلمہ مقصود صاحبہ بنت مکرم شیخ احمد صاحب (مرحوم) مبارک آباد بشیر آباد ضلع حیدر آباد کے ساتھ مبلغ 40 ہزار روپے حق مہر پر مکرم رانا منیر احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے 24 فروری 2002ء کو بعد نماز ظہر پڑھا یا عزیزم عبدالعلی مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب (مرحوم) کنری کا پوتا ہے احباب جماعت سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ بابرکت فرمائے۔

بازیافتہ گھڑی

کسی صاحب نے ایک عدد پرانی گھڑی دفتر ہذا میں جمع کروائی ہے۔ جس کسی کی گھڑی ہو دفتر سے رابطہ کرے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم صالح محمد صاحب سابق باڈی گارڈ عملہ حفاظت لکھتے ہیں خاکسار کی اہلیہ مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ مرحومہ مورخہ 22 فروری 2002ء بروز جمعۃ المبارک انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کی وفات پر بزرگان اور بہت سے عزیز و اقارب نے تشریف لا کر ہماری دلجوئی فرمائی اسی طرح دور ونزدیک سے دوستوں نے بذریعہ خطوط تعزیت کی۔ خاکسار سب احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ آمنہ داؤد صاحبہ بنت مکرم داؤد احمد صاحب دارالرحمت شرقی (ب) 14 مارچ 2002ء کو وفات پا گئیں۔ اگلے روز جمعۃ المبارک کو بعد از نماز عصر نماز جنازہ بیت المہدی گولبازار ربوہ میں ادا کی گئی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ کی عمر 20 سال تھی۔ قریباً آٹھ ماہ سے بلڈ کینسر سے بیمار تھیں۔ بیماری کے دوران نہایت صبر اور ہمت سے بیماری کا آخری دم تک مقابلہ کرتی رہیں۔ مرحومہ لجنہ اماء اللہ کی سرگرم رکن تھیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز لواحقین خاص طور پر والدین کے لئے صبر کی دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمود احمد صاحب کارکن دفتر انصار اللہ لکھتے ہیں میرے تایا مکرم مولوی رشید احمد صاحب آف پپ احمد آباد نارووال حال دارالصدر شمالی ربوہ مورخہ 8 مارچ 2002ء بعمر 70 سال وفات پا گئے۔ بیت المبارک میں محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

محترم چوہدری محمد اشرف صاحب ونگ کمانڈر (ر) کراچی کی والدہ محترمہ چراغ بی بی صاحبہ مورخہ 14 مارچ 2002ء سمن آباد فیصل آباد میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ کی عمر 103 سال تھی۔ ان کا جسد خاکی گوکھووال لے جایا گیا جہاں مقامی مربی صاحب نے جنازہ پڑھایا اور تدفین عمل میں آئی۔ موصوفہ مکرم ڈاکٹر تنویر احمد صاحب سابق زعیم اعلیٰ انصار اللہ گلبرگ لاہور حال دارالنصر غربی (ب) کی دادی تھیں۔ احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ عائشہ دینیات اکیڈمی

اکیڈمی میں نیا داخلہ اپریل 2002ء میں شروع ہوگا۔ داخلہ کے لئے درخواست سادہ کاغذ پر پرنسپل کے نام بھجوائیں۔ درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 8-اپریل ہے۔ انٹرویو 11-اپریل 2002ء صبح 9 بجے پرنسپل کے آفس میں لیا جائے گا۔ میٹرک ایف-اے اور بی-اے پاس طالبات داخلہ لے سکتی ہیں۔ نیز میٹرک پاس ہر عمر کی خواتین بھی داخلہ لے سکتی ہیں۔ سمیسٹر سسٹم رائج ہے۔ نصابی کتب لائبریری سے دی جاتی ہیں۔ فیس داخلہ اور ماہوار فیس برائے نام ہے۔ ربوہ کی لجنات ان روحانی خزائن سے فائدہ اٹھائیں۔ مزید معلومات کے لئے اکیڈمی کے آفس سے رابطہ کریں۔

(پرنسپل عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ)

ضرورت سٹاف

ہمیں اپنے تعمیری منصوبے کے لئے

(1) ایک اسسٹنٹ سٹور آفیسر جو کہ ایف کام/بی کام ہو۔

(2) ایک مددگار کارکن جو کہ میٹرک ہو۔

کی درخواستیں مطلوب ہیں۔

خدمت کرنے والے خواہشمند حضرات صدر محلہ/امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ مورخہ یکم اپریل 2002ء کو اپنی درخواستیں سائٹ آفس توسیع جامعہ صبح 10:00 بجے لے آئیں۔

(صدر تعمیر کمیٹی توسیع جامعہ احمدیہ)

یوم تحریک جدید

امراء وصدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ 12-اپریل 2002ء بروز جمعۃ المبارک 'یوم تحریک جدید' منانے کا اہتمام فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

دورہ نمائندہ الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ الفضل شعبہ اشتہارات حصول اشتہارات کیلئے مندرجہ ذیل اضلاع کے دورہ پر تشریف لا رہے ہیں۔ قصور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور حافظ آباد۔ امراء صاحبان اضلاع۔ مربی صاحبان۔ معلمین صاحبان عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب جماعت احمدیہ سے پرزور تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ پاکستان

فون دوکان 594674 فون رہائش 553733

موبائل 0300-9610532

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان وتائیوان

Bani Sons بانی سنز

میکلن سٹریٹ، پلازہ سکوائر کراچی

فون نمبر 021-7720874-7729137

Fax- (92-21)7773723

E-mail: banisons@cyber.net.Pk

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل

بلال انٹر پرائزز

سبزی منڈی۔ اسلام آباد

آفس 051-440892-441767

رہائش 051-410090

آپ کا دل نہایت قیمتی ہے

اس کی حفاظت کے لئے

کریٹیگس مدر ٹنکچر (CRATAEGUS-Q) کے کمالات سے فائدہ اٹھائیں

اعلیٰ معیار کی ضمانت

کریٹیگس مدر ٹنکچر

سپیشل خصوصی رعایتی قیمت

پیکنگ پلاسٹک سیل بند	450ML	200ML	100ML	50ML	20ML	10ML
پاکستانی (کلاس سی)	250/-	150/-	90/-	50/-	25/-	15/-
جرمنی (بڑی پیکنگ سے)	900/-	450/-	250/-	130/-	55/-	30/-

پیکنگ وڈاک خرچ 10ML تا 450ML تک -/60 روپے نیز

کم از کم چھ عدد منگوانے پر دس فی صد مزید رعائت ہوگی

ہومیو پیتھک ادویات وعلاج کے لئے با اعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

گول بازار، ربوہ۔ پوسٹ کوڈ 35460 پاکستان فون۔ 04524-212399

تشخیص، علاج، ادویات

خصوصی رعایت (بذریعہ ڈاک)

ڈیجیٹل ریسیورز نہایت سستے داموں میں دستیاب ہیں۔ ہر جگہ فٹنگ کی سہولت

ڈش ماسٹر

اقصیٰ روڈ ربوہ

☎211274-213123

GUILD KEY mta

ایم ٹی اے کیلئے اعلیٰ اور معیاری ڈیجیٹل ریسیورز نہایت مناسب قیمتوں پر دستیاب ہیں

راولپنڈی اور اسلام آباد کے علاوہ دوسرے شہروں کیلئے بھی سپیشل پیکیج دستیاب ہے

سٹاک محدود ہے جلدی کریں بکنگ کیلئے رابطہ جناح سپر اسلام آباد

فون: 2650364 موبائل 0320-4906118

ہاضمے کا لذیذ چورن

تریاق معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ کے لئے کھانا ہضم کرتا ہے۔ ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا

(رجسٹرڈ)

تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

Ph:04524-212434 Fax:213966

KHAN NAME PLATES

COMPUTERIZED

PHOTO ID CARDS

SCREEN PRINTING, STICKERS & DESIGNING

TOWNSHIP LHR. Ph: 5150862-5123862

email: knp_pk@yahoo.com

خوشخبری

احمدیہ فری ہومیو پیتھک

ڈسپنسریوں کے لئے ملکی و غیر ملکی تمام ادویات نیز گلوبیولز ڈسکس شوگر آف ملک وغیرہ پر خصوصی رعایت

کیور ویل ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک

14۔ علامہ اقبال روڈ نزد الحمراء بوہڑ والا چوک ریلوے اسٹیشن لاہور

فون: 042-6372867

ہمارے ہاں خالص دیسی گھی مکھن اور کریم نیز کریم نکلا ہوا دودھ -/10 روپے فی کلو خرید فرمائیں۔

خان ڈیری انڈسٹریز

38/1 دار الفضل ربوہ فون 213207

ایم موسیٰ اینڈ سنز

ڈیلرز: ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بی آر ٹیکلز

27۔ نیلا گنبد لاہور فون 7244220

پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

آسامیاں خالی ہیں

ہمیں اپنی فیکٹری میں کام کرنے کے لئے "سیلز مین" کی ضرورت ہے

تعلیم کم از کم میٹرک عمر 25 تا 35 سال آسامیاں 15

پتہ برائے رابطہ میاں بھائی پٹہ کمانی فیکٹری

انٹرویو کے لئے مورخہ 4-4-02 کو 12 بجے کے بعد تشریف لائیں

گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون 16-7932514

خوشخبری

آپریشن تھیٹر کا آغاز ہو چکا ہے ڈیلیوری بڑے آپریشن سے ہرنیا، اپنڈکس، پراسٹیٹ، پتے کی پتھری۔ ایمرجنسی آپریشن غرض ہر قسم کے آپریشن کئے جا رہے ہیں

فیصل آباد سے سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد

ہر اتوار صبح 9 بجے تا 12 بجے

میڈیکل سپیشلسٹ اینڈ کارڈیالوجسٹ کی آمد

ہر اتوار اور بدھ بعد نماز عصر مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں

استقبالیہ سے پرچی بنوائیں

مریم میڈیکل سنٹر

یادگار چوک ربوہ فون 213944

شاہد الیکٹرک سٹور

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے

پروپرائٹر: میاں ریاض احمد

متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار فیصل آباد فون نمبر 642605-632606

نعیم آپٹیکل سروس

نظر و دھوپ کی عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں

کنٹیکٹ لینز و سلویشن دستیاب ھیں

نظر کا معائنہ بذریعہ کمپیوٹر

فون 34101-642628 چوک کچہری بازار فیصل آباد

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال

زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان

اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 4:30 بجے

وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

تمام گاڑیوں ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹو کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار

SRP

سینکی ربڑ پارٹس

جی ٹی روڈ چنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور

فون فیکٹری 042-7924522,7924511

فون رہائش 7729194

طالب دعا۔ میاں عباس علی، میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

معروف قابل اعتماد نام

البنیز

پیج

جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ

فون شوروم پتوکی 04524-214510-04942-423173

AUTO TUTOR BOOK SERIES

For Beginners & Kids

Written by Muzaffar Aijaz

AUTO TUTOR کتب سے اب ہر آٹھویں پاس شخص بھی خود ہی بغیر ٹیچر کے کمپیوٹر سیکھ سکتا ہے اگر یقین نہ آئے تو ایک مرتبہ ان کتب کو ضرور دیکھیں

اردو اور انگلش میں لکھی گئیں Kids Series کتب میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ اگر سکول میں کمپیوٹر کا ٹیچر میسر نہیں ہے تو کسی بھی مضمون کا ٹیچر ہماری ان کتب کی مدد سے بغیر ٹیچر کے پہلے خود کمپیوٹر کو Operate کرنا سیکھ جائے گا اور پھر وہ بچوں کو کمپیوٹر Operate کرنا سکھا سکے گا۔ چاہے وہ ٹیچر اسلامیات کا ہی ہو۔

ہمارے کمپیوٹر میگزین AutoMag سے آپ کمپیوٹر سے تعلق رکھنے والی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

سٹاکسٹ: پرنس بک ڈپو، چوک اردو بازار لاہور، فون: 7350173-7358667

MAGNA GROUP

M/S Magna Tech (PVT.)Ltd.

Manufacturer of Textile Rotary Printing Screens

Length:1280 to 3050 mm

Repeat: 517 to 914 mm

Mesh: 60,70,80,100,125,155

M/S.Magna Textile Industries (PVT.) Ltd.

Manufacturer & Exporters of home textile products, bed sheets, bed covers, woven, bed sets, printed and dyed woven fabrics.

Factory is equipped with latest machinery of Dyeing, Bleaching, Printing & Finishing

M/S. Magna International

Importers/Exporters, Representative

Manufacturers: Pigment Binder & Pigment Colours

Stockist: Thickener Powder, Thickener Paste, Printing Blankets, Conveyors for Rotary Printing Machines and other Textile Accessories, Nickle Sugar screen.

M/S.Saeed Ullah Cloth Merchants.

Importer/ Exporter & General Order Supplier.

Address: P-15 Rail Bazar Faisalabad, Pakistan

Tel: 0092-41-617616, 637616

Fax: 0092-41-615642

URL: http://www.magnatextile.com

Email: magna@fsd.comsats.net.pk

Representatives:-

M/S.Muller S.A.France (Conveyors/Felt blanket)

M/S. System, U.S.A (water Treatment System)

M/S.Conradi.Germany (Nickle Sugar Screens)

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61